19- اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی اتباع کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کی جاسکتی ہے۔

20- اہلِ ایمان کو زندگی کیسے گزارنی چاہیے؟

جواب: اہل ایمان کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں، گناہوں سے بچتے رہیں اور ایسے زندگی گزاریں کہ جب بھی موت آئے تو اسلام کی حا میں آئے۔

21- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں اہلِ ایمان کا کیا شیوہ بتایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں ہے کہ خوش حالی اور تنگی دونوں حالتوں میں خرچ کرنا، غصہ پی جانا، لوگوں کے قصور معاف کر دینا، دوسروں کے سا احسان کا معاملہ کرنا، گناہوں پر فوری توبہ کر لینا اور گناہوں پر ہٹ دھرمی اختیار نہ کرنا اہل ایمان کا شیوہ ہے۔

22- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق کامیاب کون لوگ ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق ہر انسان کو موت آنی ہے، دنیا کی زندگی عارضی اور دھوکا کا سامان ہے اصل معاملہ یہ ہے کہ جو جہنم کی آگ بچ گئے اور جنت میں داخل ہوئے وہی کامیاب لوگ ہیں۔

23- سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق عقل مند لوگ کون ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے مطابق عقل مند وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں، کائنات پر غور و فکر کرتے ہیں اور تسلیم کرتے کہ یہ سب کچھ بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ پھر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری تخلیق بھی بے کار نہیں ہے۔

24- بِيَدِكَ الْخَيْرُ کا ترجمہ کریں۔

جواب: ترجمہ: ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

25- فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: پھر تم اس (اللہ) کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

26- وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

27- وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمھاری بدر میں بھی مدد فرما چکا ہے۔

28- وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

29- رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں فرمایا۔

30- وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

31- ترجمہ تحریر کریں: اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

جواب: ترجمہ: بے شک تُو وعدے کے خلاف نہیں فرماتا۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلم

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ:

1- تلاوتِ قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
2- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا تعارف کروا سکیں۔
3- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
4- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
5- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
6- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

سوال 1: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا تعارف اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: تعارف

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ قرآنِ کریم کی ترتیب کے اعتبار سے آٹھویں سورت ہے، اس میں کل پچھتر (75) آیات اور دس رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ

''انفال'' نفل کی جمع ہے، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں۔ مالِ غنیمت کو نفل اس لیے کہا جاتا ہے جو اصل مقصود سے زائد ہوتا تھا۔ جہاد سے مقصود تو آخرت کا اجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ مال کا مل جانا اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطیہ ہے، اس لیے مالِ غنیمت کو انفال کہا گیا ہے۔ اس سورت میں اموالِ غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں اسی مناسبت سے اس کا نام ''سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ'' ہے۔

زمانہ نزول

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ تقریباً 2 ہجری میں غزوۂ بدر کے بعد نازل ہوئی، اس کے اکثر مضامین جنگ بدر اور اس کے واقعات اور مسائل سے متعلق ہیں۔ یہ جنگ اسلام اور کفر کے درمیان پہلے باقاعدہ معرکے کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مبین عطا فرمائی اور قریش مکہ کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں غزوۂ بدر کے دن کو ''یوم الفرقان'' بھی فرمایا گیا ہے، فرقان کا معنیٰ ہے: حق اور باطل کے درمیان فیصلہ، اس جنگ میں کفارِ مکہ کو شکست ہوئی اور اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی، اس لیے اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔

مالِ غنیمت کی تقسیم

اسلام سے پہلے ہونے والی جنگوں میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ میدانِ جنگ میں جو مال جس کے ہاتھ آ گیا وہ اسی کا ہو گیا، اس زمانے میں لوگ مال و دولت سمیٹنے کے لیے بھی جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔ سورۃ الانفال میں اس جاہلانہ تصور کی نفی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام میں جہاد کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

غزوۂ بدر کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملہ پر سوال آیا تو اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کو نازل فرمایا۔

اس سورت میں حکم دیا گیا ہے کہ اموالِ غنیمت کو حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سپرد کر دیا جائے اور پھر اللہ کے حکم کے مطابق آپ نے غزوۂ بدر کے مجاہدین میں مالِ غنیمت کو تقسیم فرما دیا۔

پس منظر

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے بہت سے مضامین جنگِ بدر کے مختلف واقعات سے متعلق ہیں، اس لیے ان کو باقاعدہ اور سمجھنے کے لیے اس جنگ کے بارے میں کچھ بنیادی معلومات پیش کرنا ضروری ہے، تاکہ اس سے متعلق آیات کو ان کے صحیح پس منظر میں سمجھا جا سکے۔

مکہ مکرمہ میں حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ اعلانِ نبوت کے بعد تیرہ سال مقیم رہے۔ اس دوران مکہ مکرمہ کے کفار نے آپ اور آپ کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو طرح طرح سے ستانے اور ناقابل برداشت تکلیفیں پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہاں تک کہ ہجرت سے ذرا پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ کو (نعوذ باللہ) شہید کرنے کا باقاعدہ منصوبہ بنایا گیا۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ ہجرت فرما کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو کفار مکہ مسلسل اسی کوشش میں رہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو وہاں بھی چین سے نہ رہنے دیا جائے۔ انھوں نے عبداللہ بن اُبی کو مدینہ منورہ میں خط لکھا کہ تم لوگوں نے حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دی ہے، اب یا تو تم انھیں پناہ دینے سے ہاتھ اٹھا لو، ورنہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔

انصار میں سے اَوس قبیلے کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ گئے تو عین طواف کے دوران ابوجہل نے ان سے کہا کہ تم نے ہمارے دشمنوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اگر تم ہمارے ایک سردار کی پناہ میں نہ ہوتے تو زندہ واپس نہیں جا سکتے تھے، جس کا مطلب یہ تھا کہ آئندہ اگر مدینہ منورہ کا کوئی آدمی مکہ مکرمہ آئے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں ابوجہل سے کہہ دیا کہ اگر تم ہمارے آدمیوں کو مکہ مکرمہ آنے سے روکو گے تو ہم تمھارے لیے اس سے بھی بڑی رکاوٹ کھڑی کر دیں گے، یعنی تم تجارتی قافلے کو لے کر جب شام جاتے ہو تو تمھارا راستہ مدینہ منورہ کے قریب سے گزرتا ہے۔ اب ہم تمھارے قافلوں کو روکنے اور ان پر حملہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔

سوال 2: سورۃ الانفال کی روشنی میں غزوۂ بدر پر نوٹ لکھیں۔

جواب: غزوۂ بدر

غزوۂ بدر کو تاریخ اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اسلام اور اسلام کے دشمنوں کے درمیان یہ پہلی فیصلہ کن جنگ تھی۔ غزوۂ بدر کے مختلف واقعات کو سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں بیان کیا گیا ہے۔ مدینے آنے کے بعد مسلمانوں کو کسی قدر آرام و سکون کا موقع ملا لیکن دشمنانِ اسلام کو یہ گوارا نہ تھا۔ وہ آئے دن کوئی نہ کوئی فتنہ اٹھانے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔

ابوسفیان کا تجارتی قافلہ

ابوسفیان کفار مکہ کا ایک سردار ایک بڑا بھاری تجارتی قافلہ لے کر شام گیا۔ اس قافلے میں مکہ مکرمہ کے ہر مرد و عورت نے سونا چاندی جمع کر کے تجارت میں شرکت کی غرض سے بھیجا تھا۔ یہ قافلہ شام سے سو فی صد نفع کما کر واپس آ رہا تھا۔ یہ قافلہ ایک ہزار اُونٹوں پر مشتمل تھا اور کئی ہزار دینار کا سامان لا رہا تھا، اس قافلے کی حفاظت پر کئی مسلح افراد متعین تھے۔ جب حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کو اس قافلے کی واپسی کا پتا چلا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چیلنج کے مطابق آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس قافلے پر حملہ کرنے کی غرض سے اسلامی لشکر ترتیب دیا تاکہ کفار کو سبق سکھایا جا سکے۔ اس اسلامی لشکر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تین سو تیرہ (313) تھی۔ ان کے پاس کل ستر اُونٹ اور دو گھوڑے تھے اور سات زرہیں تھیں۔ اس مختصر سامان کے ساتھ آپ خاتم النبیین ﷺ مدینہ منورہ سے نکلے۔

جب ابوسفیان کو آپ خاتم النبیین ﷺ کے ارادے کا علم ہوا تو اس نے ایک طرف تو ایک تیز رفتار ایلچی ابوجہل کے پاس بھیج کر اس واقعے کی اطلاع دی، اور اسے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا اور دوسری طرف اپنے قافلے کا راستہ بدل کر بحر احمر کے ساحل کی طرف نکل گیا تاکہ وہاں سے چکر کاٹ کر مکہ مکرمہ پہنچ سکے۔ ابوجہل نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک بڑا لشکر تیار کیا اور مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

فیصلہ کن معرکہ

حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کو جب خبر ملی کہ ابوسفیان تو قافلہ لے کر نکل چکا ہے اور ابوجہل ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر کے ساتھ آ رہا ہے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ سب نے یہی رائے دی کہ اب ابوجہل سے ایک فیصلہ کن معرکہ ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ بدر کے مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان دشمنوں کے مقابلے میں بہت کم تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کی بدولت مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے بھیجے۔ ابوجہل سمیت کفار کے ستر سردار جو مسلمانوں کی دشمنی میں پیش پیش تھے، مارے گئے اور دیگر ستر افراد گرفتار ہوئے اور باقی لوگ میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: مضامین اور علمی و عملی نِکات

سوال 3: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت'' ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات بھی یاد دلائے ہیں اور مسلمانوں نے جس جاں نثاری کے ساتھ یہ جنگ لڑی ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی ہے۔ ساتھ ساتھ ان کمزوریوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے جو اس جنگ میں سامنے آئیں اور آئندہ کے لیے وہ ہدایات بھی دی گئی ہیں جو ہمیشہ مسلمانوں کی کامیابی اور فتح و نصرت کا سبب بن سکتی ہیں۔ جہاد اور مالِ غنیمت کی تقسیم کے بہت سے احکام اس سورت میں بیان ہوئے ہیں۔

جنگ بدر اصل میں کفارِ مکہ کے ظلم و ستم کے پس منظر میں پیش آئی تھی، اس لیے اس سورت میں ان حالات کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن میں حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کا حکم ہوا۔ نیز جو مسلمان مکہ مکرمہ میں رہ گئے تھے، ان کے لیے بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ جائیں۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مضامین کو نکات کی صورت میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

1- مالِ غنیمت کی تقسیم کا اصول

اسلام سے پہلے جنگوں میں جس کے ہاتھ جو مال لگ جاتا تھا وہ اسی کی ملکیت ہوتا تھا۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اس جاہلانہ تصور کی نفی کر کے ایک طرف تو جہاد کا مقصد واضح کیا گیا، دوسری طرف مالِ غنیمت کی تقسیم کا اُصول بیان کیا گیا ہے۔

2- مسلمانوں کو تقویٰ کی تعلیم

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے آغاز میں مسلمانوں کو تقویٰ، اِطاعتِ حق، ذکرِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم دی گئی ہے۔

3- اہل ایمان کی صفات

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی ابتدائی آیات میں اہلِ ایمان کی خصوصیات بیان کی گئیں کہ مومنوں کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جاتے ہیں، آیات کی تلاوت پر ایمان تازہ ہوتا ہے اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور نماز کا قیام اور انفاق فی سبیل اللہ بھی مومنوں کی صفات ہیں۔

4- غیبی مدد کا تذکرہ

غزوۂ بدر میں فرشتوں کے نزول کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

5- اللہ اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کا حکم

اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری کا حکم بہت تاکید کے ساتھ دیا گیا ہے۔

6- جہاد میں ثابت قدمی کا حکم

جہاد میں ثابت قدمی کی تلقین کے ساتھ ساتھ کفار سے میل جول کے ضوابط کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔

7- اختلافات سے بچنے کا حکم

باہمی جھگڑوں اور اختلافات کے برے نتائج سے خبردار کیا گیا ہے۔

8- اہل مکہ کی آل فرعون سے مماثلت

رکوع نمبر 7 میں اہل مکہ کی ہٹ دھرمی اور کفر کو آل فرعون کی ہٹ دھرمی کے برابر قرار دے کر انجام سے باخبر رہنے کی تلقین کی گئی۔

9- کفار کے ساتھ تعلقات کی نوعیت

رکوع نمبر 8 میں کفار کے ساتھ تعلقات کی تفصیل بیان کی گئی کہ اگر وہ کوئی معاہدہ کر کے اس کی پاسداری کرتے ہیں تو ٹھیک ورنہ آپ بھی ان کے معاہدے کی پاسداری نہ کریں اور اگر وہ آپ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کے لیے اللہ کافی ہے۔

10- صلح و جنگ کے قوانین

صلح و جنگ کے قوانین اور جنگی قیدیوں کے بارے میں جامع ہدایات دی گئی ہیں۔

11- تدبیر الٰہی کا ذکر

نبی اکرم ﷺ کی ہجرت مدینہ کے وقت آپ ﷺ کی حفاظت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی تدابیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

12- ہجرت کی تلقین

آخر میں ہجرت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی اور وہ مسلمان جو مدینہ سے باہر کہیں مقیم تھے انھیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا۔

سوال 4: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مطالعہ سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- ظاہری وسائل کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرنا اور اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:9)

2- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ظاہری اور غیبی اسباب سے مدد فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: 12،11)

3- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کے لیے سخت عذاب ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:13)

4- میدان جنگ میں کافروں سے مقابلے کی صورت میں ثابت قدم رہو۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:15)

5- اللہ تعالیٰ کافروں کی سازشوں کو کمزور کرنے والا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:18)

6- اے ایمان والو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اس (اطاعت) سے منہ نہ پھیرو جب کہ تم (احکام) سن رہے ہو۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:20)

7- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کا حکم ماننا ہمیشہ کی زندگی عطا کرتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:24)

8- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:26)

9- مال اور اولاد کی محبت میں حد سے بڑھ جانا فتنہ کا باعث ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:28)

10- اللہ تعالیٰ کا ڈر گناہوں کو مٹاتا ہے اور بخشش کا ذریعہ ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:29)

11- اللہ کے گھر کا تقدس پامال کرنا عذاب الٰہی کا باعث ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:35)

12- حق و باطل کی کشمکش کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اہل حق اور اہل باطل کے درمیان فرق قائم ہو جاتا ہے، یوں کھرے اور کھوٹے الگ الگ کر دیے جاتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:37)

13- دین اسلام میں جہاد کا اہم مقصد فتنہ کا خاتمہ اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے دین کا غلبہ ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:39)

14- شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ انھیں برے اعمال خوب صورت بنا کر دکھاتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:48)

15- اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو دشمنوں کے مقابلہ کے لیے تیار رہنے اور ہر دور کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق جنگی ساز و سامان کی تیاری اور فراہمی کا حکم دیا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:60)

16- سچے ایمان والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، وہ آپس میں خیر خواہی اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ:74)

کیا آپ جانتے ہیں!

سید المرسلین ﷺ کی برکت سے اُمت مسلمہ دیگر قوموں کے برعکس عذاب الٰہی سے محفوظ کر دی گئی ہے۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ آیت 33 میں ارشاد ربانی ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○

ترجمہ: اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ انھیں عذاب دے جب کہ آپ (ﷺ) ان کے درمیان موجود ہیں اور اللہ انھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جب کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔

(۸) سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّۃٌ (۸۸)

سورۂ انفال مدنی ہے (آیات: ۷۵ / رکوع ۱۰)

نوٹ: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی آیات مبارکہ ا تا ۴، ۱۵، ۴۵ تا ۴۸ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ الانفال: آیات ا تا ۴

یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَنْفَالِ	قُلِ	الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ	وَالرَّسُوْلِ
آپ سے پوچھتے ہیں	سے (بارے میں)	مال غنیمت	کہہ دیں	مال غنیمت	اللہ کے لیے	اور رسول

وہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) سے مال غنیمت کے (حکم کے) بارے میں سوال کرتے ہیں آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے مال غنیمت تو اللہ اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کے لیے ہے

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَاَصْلِحُوْا	ذَاتَ	بَیْنِكُمْ	وَاَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗٓ	اِنْ كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ
پس ڈرو	اللہ	اور درست کرو	اپنے تئیں	آپس میں	اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسول	اگر تم ہو	مومن (جمع)

تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور آپس کے تعلقات درست رکھو اور اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اگر تم (واقعی) مومن ہو

اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ	اِذَا	ذُكِرَ اللّٰهُ	وَجِلَتْ	قُلُوْبُهُمْ	وَاِذَا
درحقیقت	مومن (جمع)	وہ لوگ	جب	ذکر کیا جائے اللہ	ڈر جائیں	ان کے دل	اور جب

مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور جب

تُلِیَتْ	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُهٗ	زَادَتْهُمْ	اِیْمَانًا	وَّعَلٰى رَبِّهِمْ	یَتَوَكَّلُوْنَ	الَّذِیْنَ
پڑھی جائیں	اُن پر	آیات	وہ زیادہ کریں	ایمان	اور اپنے رب پر	بھروسا کرتے ہیں	وہ لوگ جو

اُن پر اس (اللہ) کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ (آیات) اُن کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے ربّ پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔ جو

یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَمِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ
قائم کرتے ہیں	نماز	اور اس سے جو	ہم نے انھیں دیا	وہ خرچ کرتے ہیں	یہی لوگ	وہ	مومن (جمع)

نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں

حَقًّا	لَهُمْ	دَرَجٰتٌ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَمَغْفِرَةٌ	وَّرِزْقٌ	كَرِیْمٌ
سچے	ان کے لیے	درجے	پاس	ان کا رب	اور بخشش	اور رزق	عزت والا

ان کے لیے ان کے ربّ کے پاس درجے ہیں اور مغفرت اور باعزت رزق ہے۔

سورۃ الانفال: آیت ۱۵

یٰٓاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِیْتُمُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْهُمُ	الْاَدْبَارَ
اے	جو لوگ	ایمان لائے	جب	تمھارا مقابلہ ہو جائے	ان لوگوں سے	کفر کیا	لڑنے کو (میدان جنگ میں)	تو ان سے نہ پھیرو	پیٹھ (جمع)

اے ایمان والو! جب تمھارا ان سے مقابلہ ہو جائے جنھوں نے کفر کیا تو اُن سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

سورۃ الانفال: آیات ۴۵ تا ۴۸

یٰٓاَیُّهَا	الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	اِذَا	لَقِیْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا	وَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِیْرًا
اے	ایمان والے	جب	تمھارا آمنا سامنا ہو	کوئی جماعت	تو ثابت قدم رہو	اور یاد کرو	اللہ	بکثرت

اے ایمان والو! جب تمھارا کسی لشکر سے مقابلہ ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ	وَاَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	وَلَا تَنَازَعُوْا	فَتَفْشَلُوْا	وَتَذْهَبَ
تاکہ تم	فلاح پاؤ	اور اطاعت کرو	اللہ	اور اس کا رسول	اور آپس میں جھگڑا نہ کرو	پس بزدل ہو جاؤ گے	اور جاتی رہے گی

تاکہ تم فلاح پاسکو۔ اور اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو (ورنہ) تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اُکھڑ جائے گی

رِیْحُكُمْ	وَاصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الصّٰبِرِیْنَ	وَلَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِیْنَ	خَرَجُوْا
تمھاری ہوا	اور صبر کرو	بے شک	اللہ	ساتھ	صبر کرنے والے	اور نہ ہو جانا	ان کی طرح جو	نکلے

اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور اُن کی طرح نہ ہو جاؤ

مِنْ دِیَارِهِمْ	بَطَرًا	وَّرِئَآءَ	النَّاسِ	وَیَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِیْلِ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	بِمَا
اپنے گھر سے	اتراتے	اور دکھاوا	لوگ	اور روکتے	سے	راستہ	اللہ	اور اللہ	سے جو

جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور (محض) لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے

یَعْمَلُوْنَ	مُحِیْطٌ	وَاِذْ	زَیَّنَ	لَهُمُ	الشَّیْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	وَقَالَ	لَا غَالِبَ
وہ کرتے ہیں	احاطہ کیے ہوئے	اور جب	خوش نما کر دیا	ان کے لیے	شیطان	اُن کے کام	اور کہا	کوئی غالب نہیں

اور جو (اعمال) وہ کرتے ہیں اللہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان (کافروں) کے اعمال کو ان کے لیے خوش نما بنا دیا اور اس نے کہا

لَكُمُ	الْیَوْمَ	مِنَ	النَّاسِ	وَاِنِّیْ	جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ
تمھارے لیے (تم پر)	آج	سے	لوگ	اور میں	رفیق	تمھارا	پھر جب	آمنے سامنے ہوئے

آج لوگوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور بے شک میں بھی تمھارا حامی ہوں پھر جب

الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ	عَلٰى	عَقِبَیْهِ	وَقَالَ	اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّنْكُمْ	اِنِّیْٓ
دونوں لشکر	اُلٹا پھر گیا	پر	اپنی ایڑیاں	اور بولا	بے شک میں	جدا، لاتعلق	تم سے	بے شک میں

دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں (تو) وہ اُلٹے قدموں بھاگا اور اس نے کہا میں تم سے بری ہوں بے شک میں

اَرٰى	مَا	لَا تَرَوْنَ	اِنِّىٓ	اَخَافُ	اللّٰهَ	وَاللّٰهُ	شَدِيْدُ	الْعِقَابِ ۝
دیکھتا ہوں	جو	تم نہیں دیکھتے	بے شک میں	ڈرتا ہوں	اللہ	اور اللہ	سخت	عذاب

وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے بے شک میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

توضیح: سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کا تعارف، وجہ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیت نمبر 1 تا 4، 15 اور 45 تا 48 کا بامحاورہ ترجمہ اور منتخب ذخیرۂ الفاظ قرآنی کے معانی گیارہویں جماعت کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے گا۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَسْـَٔلُوْنَكَ	وہ آپ سے سوال کرتے ہیں	الْاَنْفَالِ	مالِ غنیمت
اَصْلِحُوْا	درست رکھو	ذَاتَ بَيْنِكُمْ	آپس کے تعلقات
وَجِلَتْ	کانپ اٹھتے ہیں	قُلُوْبُهُمْ	ان کے دل
يَتَوَكَّلُوْنَ	وہ توکل کرتے ہیں	لَقِيْتُمْ	تمھارا مقابلہ ہو جائے
فِئَةً	کوئی لشکر	لَا تَنَازَعُوْا	آپس میں نہ جھگڑو
فَتَفْشَلُوْا	ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے	رِيْحُكُمْ	تمھاری ہوا
بَطَرًا	اکڑتے ہوئے	رِئَآءَ النَّاسِ	لوگوں کو دکھاتے ہوئے
يَصُدُّوْنَ	وہ روکتے ہیں	مُحِيْطٌ	احاطہ کیے ہوئے ہے
جَارٌ	حمایتی	تَرَآءَتِ	آمنے سامنے ہوئیں
الْفِئَتٰنِ	دونوں جماعتیں	نَكَصَ	وہ بھاگا
عَلٰى عَقِبَيْهِ	الٹے قدموں	الْعِقَابِ	عذاب

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کی کل آیات ہیں:

(الف) 75 (ب) 129 (ج) 200 (د) 286

(ii) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ نازل ہوئی:

(الف) پانچ ہجری میں (ب) چار ہجری میں (ج) تین ہجری میں (د) دو ہجری میں

(iii) غزوۂ بدر میں مکی لشکر کا سردار تھا:

(الف) ابولہب (ب) ابوجہل (ج) ابوسفیان (د) اُمیّہ بن خلف

(iv) غزوۂ بدر میں کافر جنگجوؤں کی تعداد تھی:

(الف) 500 (ب) 1000 (ج) 1500 (د) 2000

(v) غزوۂ بدر میں مسلمان مجاہدین کی تعداد تھی:

(الف) 213 (ب) 313 (ج) 413 (د) 513

(vi) غزوۂ بدر اسلام اور کفر کے درمیان جنگ تھی:

(الف) پہلی (ب) دوسری (ج) تیسری (د) چوتھی

(vii) مکہ والوں کے تجارتی قافلے کا سردار تھا:

(الف) ابولہب (ب) امیہ بن خلف (ج) ابوسفیان (د) ابوجہل

(viii) غزوۂ بدر کا دوسرا نام ہے:

(الف) یوم الفرقان (ب) غزوۂ احزاب (ج) جیش العسرۃ (د) جنگ فجار

(ix) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ میں احکام بیان ہوئے ہیں:

(الف) جہاد کے (ب) نماز کے (ج) پردے کے (د) حج کے

(x) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ میں اہل مکہ کو انجام سے ڈرایا گیا ہے:

(الف) قوم ثمود کے (ب) قوم عاد کے (ج) بنی اسرائیل کے (د) آلِ فرعون کے

جوابات

(i) 75	(ii) دو ہجری میں	(iii) ابوجہل	(iv) 1000	(v) 313
(vi) پہلی	(vii) ابوسفیان	(viii) یوم الفرقان	(ix) جہاد کے	(x) آلِ فرعون

سوال 2: مختصر جواب دیجیے۔

(i) انفال یعنی مالِ غنیمت سے کیا مراد ہے؟

جواب: انفال نفل کی جمع ہے، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں۔ مالِ غنیمت کو نفل اس لیے کہا جاتا ہے جو اصل مقصود سے زائد ہوتا تھا۔ جہاد سے مقصود تو آخرت کا اجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ مال کا مل جانا اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطیہ ہے، اس لیے مالِ غنیمت کو انفال کہا گیا ہے۔

(ii) اسلام سے پہلے مالِ غنیمت کے بارے میں کیا تصور تھا؟

جواب: اسلام سے پہلے ہونے والی جنگوں میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ میدانِ جنگ میں جو مال جس کے ہاتھ آ گیا وہ اسی کا ہو گیا، اس زمانے میں لوگ مال و دولت سمیٹنے کے لیے بھی جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔

(iii) غزوۂ بدر کو یوم الفرقان کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں غزوۂ بدر کے دن کو "یوم الفرقان" بھی فرمایا گیا ہے، فرقان کا معنی ہے: حق اور باطل کے درمیان فیصلہ، اس جنگ میں کفارِ مکہ کو شکست ہوئی اور اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی، اس لیے اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔

(iv) غزوۂ بدر کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب: غزوۂ بدر ۲ ہجری میں بدر کے مقام پر پیش آیا۔

(v) غزوۂ بدر کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان دشمنوں کے مقابلے میں بہت کم تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ ابوجہل سمیت قریش کے ستر سردار جو مسلمانوں کی دشمنی میں پیش پیش تھے، مارے گئے اور دوسرے ستر افراد گرفتار ہوئے اور باقی لوگ میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

(vi) سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت" ہے۔

(vii) سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے آغاز میں کس چیز کی تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے آغاز میں مسلمانوں کو تقویٰ، اطاعتِ حق، ذکرِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم دی گئی ہے۔

(viii) سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اہلِ مکہ کے کردار کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اہلِ مکہ اور آلِ فرعون کے کردار میں یکسانیت اور ان کے انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔

(ix) مال اور اولاد کی محبت فتنہ کب بنتی ہے؟

جواب: مال اور اولاد کی محبت میں حد سے بڑھ جانا فتنہ کا باعث ہے۔

(x) سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی روشنی میں سچے ایمان والے کون ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی روشنی میں سچے ایمان والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، وہ آپس میں خیر خواہی اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیجیے:

(i) سورۃ الانفال کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 1

(ii) غزوۂ بدر پر تفصیلی مضمون لکھیے۔

جواب: دیکھیے سوال 2

(iii) سورۃ الانفال کے بنیادی مضامین اور اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 4،3

سوال 4: درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

يَسْئَلُوْنَكَ ، يَصُدُّوْنَ ، لَا تَنَازَعُوْا ، تَرَآءَتِ ، اَصْلِحُوْا ، جَارٌ ، رِيْحُكُمْ ، نَكَصَ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَسْئَلُوْنَكَ	وہ آپ سے سوال کرتے ہیں	يَصُدُّوْنَ	وہ روکتے ہیں
لَا تَنَازَعُوْا	آپس میں نہ جھگڑو	تَرَآءَتِ	آمنے سامنے ہوئیں
اَصْلِحُوْا	درست رکھو	جَارٌ	حمایتی
رِيْحُكُمْ	تمھاری ہوا	نَكَصَ	وہ بھاگا

سوال 5: درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے۔

(i) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۔ (۲)

ترجمہ: مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور جب اُن پر اس (اللہ) کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ (آیات) اُن کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔

(ii) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۔ (۴)

ترجمہ: یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجے ہیں اور مغفرت اور باعزت رزق ہے۔

(iii) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۔ (۱۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تمھارا ان سے مقابلہ ہو جائے جنھوں نے کفر کیا تو اُن سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

(iv) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (۴۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تمھارا کسی لشکر سے مقابلہ ہو جائے تو تم ثابت قدم رہو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاسکو۔

(v) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔ (۴۷)

ترجمہ: اور اُن کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور (محض) لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور جو (اعمال) وہ کرتے ہیں اللہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی آیت ساٹھ (60) (وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ) کی روشنی میں عسکری تیاری کی اہمیت سے آگاہی حاصل کریں۔

جواب: ترجمہ: اور ان کے لیے جتنی قوت تم سے ہو سکے تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تا کہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور جو ان کے علاوہ ہیں انھیں ڈراؤ تم انھیں نہیں جانتے اور اللہ انھیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمھیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے

گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ (الانفال:60)

اس آیت میں مسلمانوں کو واضح طور پر حکم دیا جا رہا ہے کہ تم لوگ اپنے وسائل کے مطابق، مقدور بھر فنِ حرب کی صلاحیت و اہلیت، اسلحہ، گھوڑے وغیرہ جہاد کے لیے تیار رکھو، اگرچہ ایک مومن کو اللہ کی نصرت پر توکل کرنا چاہیے مگر توکل کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور امید رکھیں کہ سب کچھ اللہ کی مدد سے ہی ہو جائے گا، بلکہ توکل یہ ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اپنے تمام ممکنہ مادی اور جنگی وسائل مہیا رکھے جائیں اور پھر اللہ کی نصرت پر توکل کیا جائے۔

یہاں مسلمانوں کو اپنے دشمنوں کے خلاف بھرپور دفاعی صلاحیت حاصل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تیاری کا یہ حکم ہر دور کے لیے ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بطور ماہر سپہ سالار دقیق نظری سے تمام صورت حال کا جائزہ لیتے اور عسکری حکمتِ عملی وضع فرماتے۔

- **اسلام میں جہاد کی شرعی حیثیت کے بارے میں تحقیق کریں۔**

جواب: جہاد کی شرعی حیثیت

جہاد کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔ اسلام میں اس کا مفہوم ہے "حق کی سربلندی، اس کی اشاعت و حفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرنا، یہاں تک کہ اس کے لیے اپنے اہل و عیال، اپنے اعزہ و اقارب، خاندان اور قوم کی جانیں تک قربان کر دینا۔ حق کے دشمنوں کی کوششوں کو ناکام بنانا، ان کی تدبیروں کو اکارت کر دینا، ان کے حملوں کو روکنا، نیز اس کے لیے میدانِ جنگ میں آکر ان سے لڑنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا" اسی لیے جہاد کو اسلام میں بہت بڑی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

جہاد ایک منظم کوشش کا نام ہے اور اسلام میں اس کے واضح اصول و ضوابط ہیں۔ بغیر کسی نظم اور امیر کے کوئی شخص یا گروہ اپنی مرضی سے کسی جد و جہد شروع کر دے تو اسے جہاد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جہاد کے لیے ضروری ہے کہ ایک اسلامی ریاست کی طرف سے باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو، علماء و مجتہدین کے اداروں نے حالات اور اسباب کا بے لاگ جائزہ لے کر اس کے امکان اور ضرورت کا فیصلہ دیا ہو اور اس کا مقصد مظلوم مسلمانوں کی امداد کرنا، اشاعت اسلام کے راستے کی رکاوٹوں اور فتنوں کو دور کرنا اور رضائے الٰہی کا حصول ہو۔

- **ہجرت مدینہ کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ میں اندرونی اور بیرونی استحکام کے لیے بہت سے اقدامات فرمائے، جو تمام سربراہانِ مملکت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ سیرت طیبہ کی کتابوں سے ان کی تفصیل تلاش کر کے ایک فہرست بنائیں۔**

جواب: مدینہ منورہ کے استحکام کے لیے اقدامات

1- **معاہدات:** مختلف قبائل سے تعلقات استوار کرنے کے لیے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مختلف معاہدات کیے جن میں میثاقِ مدینہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

2- **مواخات مدینہ:** آپ خاتم النبیین ﷺ نے مسلم معاشرے کو استحکام بخشنے اور معاشی بدحالی کے خاتمے کے لیے مہاجرین اور انصار کو رشتۂ اخوت میں پرو دیا۔

3- **مسجد نبوی (ﷺ) کی بنیاد:** مدینہ منورہ پہنچ کر آپ خاتم النبیین ﷺ نے مسجد نبوی (ﷺ) کی صورت میں اسلامی ریاست کے لیے سیکرٹریٹ قائم کیا۔

4- **عدل و انصاف کا کام:** ریاست مدینہ میں عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق فیصلے کیے جاتے تھے۔

5- **فروغ تعلیم:** آپ خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ میں پہلی اسلامی درس گاہ کی بنیاد صفہ کے قیام سے رکھی، جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھنا سکھایا جاتا۔

6- **تجارتی معاملات کی اصلاح:** آپ خاتم النبیین ﷺ نے تجارتی معاملات کی اصلاح کے اصول و قواعد بنائے اور ان کی پابندی سب پر لازمی قرار دی گئی۔

7- **اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:** آپ خاتم النبیین ﷺ نے اقلیتوں کو جان و مال، عزت و آبرو حتیٰ کہ ان کے مذہبی حقوق کے تحفظ کو آئین کا حصہ بنایا۔

8- **حقیقی مساوات کا قیام:** ریاست مدینہ میں قانون کی نگاہ میں امیر غریب، چھوٹے بڑے سب برابر تھے۔

9- **اسلامی ثقافت کو فروغ:** ریاست مدینہ بے حیائی، فحاشی و عریانی اور رقص و سرور سے مکمل پاک تھی۔ مدینہ میں مرد و زن کی مخلوط محفلیں، شراب نوشی اور ہر قسم کے نشے کو حرام اور قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا۔ خواتین کو پردے کا پابند بنایا گیا۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- **طلبہ کو غزوۂ بدر کے بارے میں مزید معلومات فراہم کیجیے۔**

جواب: دیکھیے سوال نمبر 2

- **اسلام میں مالِ غنیمت کی تقسیم کا اصول سمجھائیں۔**

جواب: مالِ غنیمت کی تقسیم کا اصول

زمانۂ جاہلیت میں طریقہ یہ تھا کہ جو مالِ غنیمت جس کے ہاتھ لگتا وہی اس کا مالک قرار پاتا یا پھر سپہ سالار تمام مال پر قبضہ کر لیتا۔ اسلام جو اصلاح کرنا چاہتا تھا اس میں یہ طریقہ بالکل نامناسب تھا، کیوں کہ پہلی صورت میں لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوتا اور آپس کی لڑائی فتح کو شکست میں بدل دیتی اور اگر سارا مال سپہ سالار کا حق قرار دیا جاتا تو سپاہیوں کو چوری کی بیماری لگ جاتی اور وہ دشمن سے چھینے ہوئے مال کو چھپانے کی کوشش کرتے۔

قرآن مجید نے انفال کو اللہ اور رسول خاتم النبیین ﷺ کا مال قرار دے کر یہ اصول بنا دیا کہ تمام مالِ غنیمت لا کر امیر کے سامنے رکھ دیا جائے پھر آگے چل کر اس مال کی تقسیم کا قانون بنا دیا گیا کہ پانچواں حصہ اللہ کے کام اور اس کے غریب بندوں کی مدد کے لیے بیت المال میں رکھ لیا جائے اور باقی چار حصے اُس پوری فوج میں تقسیم کر دیے جائیں جو لڑائی میں شریک ہوئی ہو۔ اس طرح وہ دونوں خرابیاں دور ہو گئیں جو جاہلیت کے طریقے میں تھیں۔ اس کے بعد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مالِ غنیمت کو اللہ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔

- **طلبہ میں قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کرائیں۔**

جواب: عملی کام۔

- **سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مرکزی مضامین پر خصوصی توجہ دیجیے۔**

جواب: عملی کام۔

- **قرآنی نصوص / متن سے متعلق سوال جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔**

جواب: عملی کام۔

- **سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیں۔**

جواب: عملی کام۔

- **طلبہ کو سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے تعارف، فضائل، مرکزی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیل، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے**

لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے منتخب الفاظ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے درج ذیل حصے کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے:

1- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ، آیت 1 تا 4 2- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ، آیت 15 3- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ، آیت 45 تا 48

جواب: عملی کام۔

کیا آپ جانتے ہیں!

جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی مخالفت کرتا ہے، اس کے لیے سخت عذاب الٰہی کی وعید ہے۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی آیت 1 میں ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے تو بے شک اللہ بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

1- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ قرآن کریم کی ترتیب کے اعتبار سے ہے:

(A) چھٹی سورت (B) ساتویں سورت (C) آٹھویں سورت (D) نویں سورت

2- انفال جمع ہے:

(A) نفل کی (B) تنفیل کی (C) نفعل کی (D) انفل کی

3- نفل کے لغوی معنی ہیں:

(A) نیکی (B) برتری (C) چھوٹی (D) زائد چیز

4- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں انفال سے مراد ہے:

(A) جنگ کرنا (B) مال غنیمت (C) فتح (D) شکست

5- اسلام میں جہاد کا مقصد ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کی رضا (B) مال غنیمت (C) دشمن پر رعب (D) سرحدوں کا وسیع کرنا

6- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ مال غنیمت کی تقسیم پر نازل کی گئی:

(A) غزوۂ بدر کے (B) غزوۂ اُحد کے (C) غزوۂ خندق (D) غزوۂ تبوک کے

7- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ نازل ہوئی:

(A) 1 ہجری میں (B) 2 ہجری میں (C) 3 ہجری میں (D) 4 ہجری میں

8- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں یوم الفرقان کہا گیا ہے:

(A) غزوۂ بدر کو (B) ہجرت حبشہ کو (C) ہجرت مدینہ کو (D) غزوۂ اُحد کو

9- فرقان کا معنی ہے:

(A) بہت اُونچا (B) بابرکت (C) فیصلہ کن (D) حق اور باطل کے درمیان فیصلہ

10- آپ خاتم النبیین ﷺ نے مکہ میں بعثت کا عرصہ گزارا:

(A) 10 سال (B) 12 سال (C) 13 سال (D) 14 سال

11- قبیلہ اوس کے سردار کا نام تھا:

(A) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (B) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (C) سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (D) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

12- غزوۂ بدر میں کفار قتل ہوئے:

(A) 60 (B) 65 (C) 70 (D) 80

13- غزوۂ بدر میں کفار کے لشکر کی قیادت کر رہا تھا:

(A) عتبہ (B) شیبہ (C) اُمیہ بن خلف (D) ابوجہل

14- حد سے بڑھ جانا فتنہ کا باعث ہے:

(A) ماں باپ کی محبت میں (B) دوستوں کی محبت میں (C) مال اور اولاد کی محبت میں (D) رشتہ داروں کی محبت میں

15- شیطان انسان کا دشمن ہے:

(A) جانی (B) بدترین (C) سخت ترین (D) کھلا

جوابات

1- (C)	2- (A)	3- (D)	4- (B)	5- (A)	6- (A)	7- (B)	8- (A)	9- (D)	10- (C)
11- (B)	12- (C)	13- (D)	14- (C)	15- (D)					

اضافی مختصر جوابی سوالات

1- انفال کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: انفال جمع ہے نفل کی، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں اسی لیے مال غنیمت کو بھی انفال کہا گیا ہے۔

2- سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: اس سورت میں مال غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں اس لیے اسے سورۃ الانفال کہتے ہیں۔

3- جہاد کا اصل مقصد کیا ہے؟

جواب: جہاد کا اصل مقصد آخرت کا اجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

4- اسلام سے پہلے ہونے والی جنگوں میں مال غنیمت کیسے تقسیم کیا جاتا تھا؟

جواب: اسلام سے پہلے ہونے والی جنگوں میں جو مال جس کے ہاتھ آ جاتا وہ اُسی کا ہوتا تھا، اسی لیے بعض لوگ مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے جنگوں میں شامل ہو جاتے تھے۔

5۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کا سببِ نزول کیا تھا؟

جواب: غزوۂ بدر کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملہ پر سوال آیا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال نازل فرمایا۔

6۔ غزوۂ بدر کو یوم الفرقان کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: غزوۂ بدر، کفر اور اسلام کا پہلا معرکہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مبین سے نوازا اور کفار کو عبرتناک شکست ہوئی۔ دنیا والوں میں مسلمان ایک قوم اور قوت کے طور پر سامنے آئے۔ اس جنگ سے حق اور باطل میں فرق واضح ہو گیا۔ اس لیے اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔

7۔ سردارانِ مشرکین مکہ نے عبداللہ بن ابی کو خط میں کیا لکھا؟

جواب: سردارانِ مشرکین نے عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کو خط لکھا کہ تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے اب تم انہیں پناہ دینے سے ہاتھ اٹھا لو ورنہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔

8۔ ابوجہل نے قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کیا کہا؟

جواب: اوس قبیلے کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ گئے تو عین طواف کے دوران ابوجہل نے ان سے کہا کہ تم نے ہمارے دشمنوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اگر تم ہمارے ایک سردار کی پناہ میں نہ ہوتے تو زندہ واپس نہیں جا سکتے تھے۔

9۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو کیا جواب دیا؟

جواب: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل سے کہا اگر تم ہمارے آدمیوں کو مکہ مکرمہ آنے سے روکو گے تو تمہارے شام کے تجارتی راستے بند کر دیے جائیں گے۔

10۔ ابوسفیان جس تجارتی قافلے کو شام سے لے کر آ رہا تھا اس کا مختصر حال لکھیں۔

جواب: ابوسفیان جس تجارتی قافلے کو شام سے لا رہا تھا اس میں مکہ کے ہر مرد و عورت کا حصہ تھا۔ یہ قافلہ شام سے سو فیصد نفع کما کر واپس آ رہا تھا۔ اس قافلے میں ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار دینار کا سامان تھا۔ اس کی حفاظت کے لیے چالیس مسلح افراد ساتھ تھے۔

11۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کا مرکزی مضمون اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت ہے۔

12۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق انسان کی کامیابی کی ضمانت کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق ظاہری وسائل کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرنا اور اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

13۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق شکر کا جذبہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

14۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق کون سی چیز فتنہ کی باعث بنتی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کے مطابق مال اور اولاد کی محبت میں حد سے بڑھ جانا فتنہ کا باعث ہے۔

15۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو دشمنوں کے مقابلے میں کیا حکم دیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو دشمنوں کے مقابلے کے لیے تیار رہنے اور ہر دور کے تقاضوں اور ضروریات کے مطابق جنگی ساز و سامان کی تیاری اور فراہمی کا حکم دیا ہے۔

16۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں سچے ایمان والے کن لوگوں کو کہا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْفَال میں ان لوگوں کو سچے ایمان والے کہا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت اور اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور آپس میں بھائی اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

17۔ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور آپس کے تعلقات درست رکھو۔

18۔ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔

19۔ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجے ہیں۔

20۔ فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

21۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

22۔ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور وہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔

23۔ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔